Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ مارچ ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ!

اصل راہِ نجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے ارشادات پر عمل کرنے میں ہے

کراچی ۱۵ مارچ ۔ آج صبح پاکستان دستور ساز اسمبلی میں ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت شہنشاہ ایران نے فرمایا ۔ پاکستانی عوام نے جس محبت اور دلبستگی کا اظہار کیا ہے میرے قلب پر اس کا گہرا اثر ہے ۔ یہ اظہارِ محبت اسی لگاؤ اور تعلق کا مظہر ہے جو پاکستانی عوام کو ایرانی عوام سے صدیوں سے ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایرانی عوام کو بھی پاکستانی عوام سے بے پناہ عقیدت اور انس ہے ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کیلئے راہ نجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی پیروی اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے ہی میں ہے ۔ آپ نے اپنے جواب میں پاکستانی فوجوں اور سرکاری افسروں کی اعلیٰ کارکردگی کا بھی ذکر فرمایا ۔ پیشتر ازیں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے رہنمائے ایوان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے کہا ۔ پاکستان کا مقصد دنیا بھر میں امن کا قیام اور عوام کی حالت کی بہتری ہے ۔ ہم اس مقصد کے لئے صرف اسلامی ملکوں ہی سے نہیں بلکہ ساری دنیا کے ملکوں سے تعاون کیلئے تیار ہیں ۔ میرا ایمان ہے کہ اسلام کے صراطِ مستقیم پر چل کر ہم ان تمام تقاضوں اور الجھنوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں ۔ اور معاشی انصاف اسی سے قائم ہو سکتا ہے ۔ آپ نے ان محبت بھرے جذبات کا شکریہ ادا کیا جن کا اظہار قیام پاکستان پر ایرانی عوام کی طرف سے کیا گیا تھا ۔ پاکستان کے قیام کے پہلے دنوں کی آفات اور مصائب کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ پاکستانی عوام نے ان بلاؤں کا نہایت ہی استقلال اور ہمت سے مقابلہ کیا ۔ وہ پاکستان کو ایک مذہب ایک تمدن اور ایک طرزِ معاشرت کا درجہ دیتے رہے ۔ آپ نے آخر میں کہا ایران و پاکستان میں صدیوں سے تعلقات خوشگوار چلے آ رہے ہیں ۔ دونوں ملکوں کا ورثہ مشترک ہے ۔

ایران و پاکستان کو ریل سے ملا دینے کی تجویز ۔ دونوں ملکوں میں گہرے تجارتی تعلقات کی ضرورت

ایک ہمسایہ اسلامی ملک میں ایسی جنگجو فوج دیکھ کر دل بیحد خوش ہوتا ہے (اعلیٰ حضرت)

کراچی ۱۵ مارچ ۔ آج تیسرے پہر کراچی میں صحافیوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے شہنشاہ ایران اعلیٰ حضرت محمد رضا شاہ پہلوی نے فرمایا ۔ پاکستان و ایران کے درمیان ابھی اور زیادہ گہرے تجارتی تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ چاہیئے کہ ایران و پاکستان قیام امن کے سلسلے میں اور عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کے سلسلے میں متحدہ کوشش کریں ۔ اعلیٰ حضرت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دونوں ملک اپنے اپنے ہاں کی تیار شدہ اشیاء سے ایک دوسرے ملک کی ضرورتیں پوری کریں ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا اس وقت بھی دونوں ملکوں میں سمندر کے راستے سے تجارتی سلسلہ جاری ہے ۔ لیکن بہت جلد دونوں ملکوں کو ریلوے لائن کے ذریعہ ملا دیا جائے گا ۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس منصوبے کو بہت جلد عملی صورت دیدی جائے گی ۔ ریل کے ذریعہ آمد و رفت سارا سال کھلی رہے گی ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا اگر پاکستان و ایران عوام کے معیار زندگی کو بلند و بہتر بنانے کے اس منصوبے میں کامیاب ہو گئے تو دنیا کے اس خطے میں یقیناً امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہو جائیگا ۔ اور اس امن و سکون کا اسی قسم کے حالات والے دوسرے ممالک پر بھی بہتر اثر پڑے گا ۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک کے بلاک کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت نے فرمایا سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ ان ملکوں کی اقتصادی حالت مضبوط ہو جائے ۔ ایران و پاکستان کو اس سلسلے میں مثال قائم کرنی چاہیئے ۔ اقتصادی حالت کے مضبوط ہونے کے بعد ہی کسی سیاسی بلاک کے متعلق بھی غور ہو سکتا ہے اور باہم گہرے اقتصادی تعلقات ہی کسی نظریاتی بلاک کے مقابلے کو قیام امن کے لئے منظرِ عام پر لانے میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں ۔

اعلیٰ حضرت والیٔ ایران نے اس کے بعد پاکستانی فوجوں کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا ۔ میں پاکستان کی جنگجو فوجوں کو دیکھ کر بیحد متاثر ہوا ہوں ۔ میرے لئے یہ امر نہایت ہی تعجب خیز ہے کہ پاکستان نے اتنے قلیل عرصے میں اتنی مضبوط فوجی طاقت فراہم کر لی ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ایک ہمسایہ اور اسلامی بھائی ملک کی حیثیت سے یہ سب کچھ دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے ۔ پاکستان زنانہ نیشنل گارڈز کے ضبط و نظم کی تعریف کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایران بھی اسی قسم کی زنانہ نیشنل گارڈز تیار کرے تو بہت ہی اچھا ہو ۔ آپ نے دونوں ملکوں میں باہم طلبہ کے تبادلے کو بھی پسند فرمایا اور فوجی تربیتی اداروں کے ارکان کے تبادلے کی تجویز کو بیحد پسند فرمایا — اس کے بعد پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں برصغیر ہند و پاکستان کے جدید فارسی شعراء کے کلام پیش کئے اور امید کا اظہار کیا کہ اس سے ایران میں پاکستانی فارسی ادب کیلئے دلچسپی پیدا ہوگی ۔ شام کے ۵ بجے اعلیٰ حضرت نے گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کی طرف سے

کوئی مالک مکان یکم جنوری ۳۹ء والے کرائے میں اضافہ کرنے کا مجاز نہیں

لاہور ۱۵ مارچ ۔ شہری علاقوں میں عمارات کے کرایوں کا انتظام اب مغربی پنجاب میں شہری کرایوں پر پابندی کے ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۴۹ء (مغربی پنجاب ایکٹ ۲۳ مجریہ سنہ ۱۹۴۹ء) کے احکام کے نام سے موسوم ہے پانچ سال کیلئے نافذ کیا گیا تھا ۔ معیاری کرایہ کی تعریف میں وہ کرایہ آتا ہے جو یکم جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو کسی عمارت سے وصول ہوتا تھا اور معیاری کرایہ سے زائد کسی کرایہ کو ناجائز قرار دیا گیا تھا ۔ مذکورہ ایکٹ کی میعاد ہنگامی قوانین کے ذریعہ بڑھائی گئی تھی ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء میں گورنر کی جانب سے ایک نیا ایکٹ پاس ہوا جو پنجاب کے شہری علاقوں میں عمارتوں کے کرائے پر پابندی عاید کرنے سے متعلق ایکٹ کے نام سے مشہور ہے ۔ چونکہ سنہ ۱۹۴۷ء کے ایکٹ کی منظوری گورنر نے اس وقت دی تھی ۔ جب وہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۹۳ کے تحت کام کر رہے تھے ۔ اس لئے سنہ ۱۹۴۹ء میں اس کا نفاذ کالعدم ہو چکا تھا ۔ بعد میں صوبہ کی معاشی زندگی کو متوازن حالت میں رکھنے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۴۷ء کی رو سے کرایوں میں بیشی کے احکام واپس لیتے ہوئے عمارت کے کرائے کم کئے جائیں — چنانچہ مغربی پنجاب میں شہری کرایوں پر پابندی کے ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۴۹ء میں کرایوں کی پابندی کے پنجاب ایکٹ سنہ ۱۹۴۷ء کے تمام احکام شامل کئے گئے ہیں ۔ البتہ معیاری کرایہ سے کرایہ میں بیشی کی شرط اس ایکٹ میں حذف کی گئی ہے ۔ یہ قانون تین سال کیلئے نافذ کیا گیا ہے ۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو کسی عمارت کا جو کرایہ تھا اس شرح کرایہ سے زائد اب کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر یکم جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کی کوئی عمارت موجود نہ ہو تو اس صورت میں کنٹرولر مکان کا کرایہ مقرر کرے گا ۔

مختصر لیکن اہم

پشاور ۱۵ مارچ ۔ پاکستان کیلئے پہلے روسی سفیر مسٹر الگزنڈر جارجی وچ اسٹے سینکو آج اپنی بیگم اور عملے کے سمیت پشاور پہنچ گئے ۔ آپ کے ہمراہ عملے کے ۱۹ ارکان ہیں ۔ آپ پشاور میں ۲ دن قیام کرنے کے بعد عازم کراچی ہوں گے ۔

کراچی ۱۵ مارچ وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں ہفتے کو ڈھاکہ جائیں گے واضح رہے کہ پہلے آپ کا پروگرام جمعہ کو ڈھاکے جانے کا تھا ۔

کلکتہ ۱۵ مارچ ۔ پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم کلکتہ مسٹر عبداللہ المحمود نے آج ۲۴ پرگنہ ضلع کے بعض علاقوں کا معائنہ کیا ۔ آپ فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلے میں دوسرے علاقوں کا معائنہ کرنے کیلئے کل ضلع ندیا پور کی سب ڈویژنوں کو روانہ ہوں گے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مجلس مشاورت کے سلسلے میں ضروری اعلان

(۱) اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(۲) جن جماعتوں کا نام نظارت بیت المال میں درج ہوگا۔ صرف انہی جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جائے گا۔ اور نمائندگان کی تعداد کا تعین نظارت بیت المال میں درج شدہ تعداد افراد چندہ دہندگان کے مطابق ہوگا۔ اس لئے اگر کسی جماعت کا نام نظارت بیت المال میں درج نہیں۔ تو فوراً درج کروا لے۔ اور اگر اصل تعداد افراد جماعت اور نظارت بیت المال میں درج شدہ تعداد میں فرق ہے۔ تو اس کی تصحیح جماعت کو خود نظارت بیت المال سے کروالینی چاہیئے۔ ورنہ اس کی ذمہ داری دفتر ہذا پر نہ ہوگی۔

الفضل میں بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ نمائندگان کا نام بھجواتے وقت دو ضروری تصدیقات ضرور بھجوایا کریں۔

(۱) سیکرٹری مال کی تصدیق کہ امسال مجلس مشاورت کے لئے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا گیا ہے ان کے ذمہ چندہ کا کوئی بقایا نہیں

(۲) پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کہ فلاں صاحب کو جماعت کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر یا بکثرت آراء امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔

اکثر جماعتیں نام بھجواتے وقت یہ تصدیقات نہیں بھجوائیں۔ ان تصدیقات کے بغیر نمائندگان کا نام رجسٹر نہیں کیا جائے گا۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

امتحان دعوۃ الامیر ۔۔۔۔ تاریخ میں تبدیلی

الفضل یکم مارچ ۱۹۵۰ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان کے لئے ۲۸ مئی کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اس تاریخ کو یوم پیشوایان مذاہب کے عنوان کے ماتحت جلسے ہوں گے۔ اس لئے دعوۃ الامیر کا امتحان اس دن کی بجائے ۴ جون ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔ اس امتحان کے لئے حسب ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے:

کتاب دعوۃ الامیر — صفحہ ۹۹ تا ۱۹۶

ترجمہ قرآن کریم — پہلا پارہ رکوع ۸ تا ۱۶

نصاب بہت ہی مختصر ہے اور وقت بہت کافی ہے۔ قائدین مجالس کوشش کریں کہ کوئی خادم رہ نہ جائے کتاب دعوۃ الامیر میں سلسلہ کے قریباً تمام اہم مسائل کو بیان کر دیا گیا ہے۔ تبلیغ میں یہ نہایت ہی مد ثابت ہوتی ہے۔ یہ کتاب نظارت تالیف و تصنیف ربوہ سے منگوائی جاسکتی ہے۔

ضروری اطلاع

سننے میں آیا ہے کہ محکمہ ڈاک نے بعض وجوہات کی بناء پر عارضی طور پر منی آرڈرز رجسٹری اور بیمہ جات کی ترسیل کو روک دیا ہے۔ اس لئے سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرکزی چندہ جات کی رقوم کو زیادہ دیر تک اپنے پاس نہ روکے رکھیں۔ بلکہ معقول رقم ہونے کی صورت میں بذریعہ اپنے خاص نمائندہ کے فوراً مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں (نظارت بیت المال)

"جماعت کا ہر فرد وصیت کرے"

"کم سے کم ایمان کا مظاہرہ یہ ہوگا کہ وہ وصیت کر دیں۔ کوئی مرد کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے۔ جو نے وصیت نہ کی ہو۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ یا اسکے نظام کے متعلق کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوا۔"

(الفضل ۵ رجون ۱۹۴۸ء خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء رتن باغ لاہور) (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

یوم التبلیغ ۲۶ مارچ بروز اتوار

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء بروز اتوار اپنے اپنے حلقہ جات میں "یوم تبلیغ" منائیں اور صبح سے شام تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں نیز اجر دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق دے اور احمدیت میں شمولیت کی سعادت بخشے۔ تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے۔ آمین۔

لہٰذا ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے موافق یہ سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے اور پوری تندہی۔ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ غیر احمدی احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

نوٹ:۔ یوم التبلیغ منا کر جملہ جماعتیں اپنی پوری رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

احباب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں

احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے محترم باباجی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرتے ہوئے لمبی عمر اور صحت عطا فرمائے اور ہر بیرونی اور اندرونی شر سے محفوظ رکھ کر خود ان کا محافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار حمید نصر اللہ خاں ابن چوہدری عبد اللہ خاں

بیرون ہند و پاکستان کے خریداران کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ شرح محصول ڈاک میں زیادتی کی وجہ سے یکم جنوری ۱۹۵۰ء سے الفضل کی سالانہ قیمت تیس روپے ہے۔ (مینجر)

بقیہ صفحہ ۳

ایسے بلند تصور سے بچائے رکھے اور اپنے تمام نیک بندوں کو بھی اس سے بچائے۔ اور اپنے اسلام کی حفاظت کرے۔ اور جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

اپنے قرآن کریم کو اشتراکی اور فاشی نظریات کے ریلے سے بھی اسی طرح بچالے۔ جس طرح اس نے یونانی اور ایرانی اور ہندو فلسفہ اور صوفزم کے حملوں سے اس کو بچا لیا۔ ہم پست خیالوں کو تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان نبوت کا وہی تصور کافی ہے جو قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

پھر قرآن کریم میں یہ بھی آیا ہے کہ

افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم۔

اس لئے ہمیں کچھ بھی تعجب نہیں۔ اگر نعیم صاحب کا تصور نبوت قرآن کریم کے تصور نبوت سے کہیں بلند و بالا ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ

ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقھا

اس لئے ہم اپنے اس تصور نبوت کو جو خدا تعالےٰ کی کتاب کے مطابق ہے۔ ان لوگوں کے سامنے جن کا تصور نبوت اشتراکیت اور فاشزم سے متاثر ہے۔ پیش کرتے ہوئے ذرا جھجک اپنے اندر محسوس نہیں کرتے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۶ مارچ ۱۹۵۰ء

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

نعیم صاحب فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ جن کے سامنے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عظیم الشان نبوت ہے۔ ان کو مرزا صاحب کی نبوت سے متعارف کرواتے ہوئے کچھ تو جھجک، اپنے اندر محسوس کیجئے وغیرہ"

ہم اس سے آگے کے فقرے نقل نہیں کرتے کیونکہ وہ مودودی صاحب کی خود ساختہ اسلامی جماعت والوں کی ادبیت اور طرز نگارش کا مثالی مظاہرہ ہے ؎

ازل کے روز سے جنکو ملی ہے جوئے نوش
وہ پاک نطفے ہیں یہی کرتے ہیں سبحولے بس

بے شک سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت عظیم الشان ہے لیکن معاف رکھنا اس نبوت کا جو تصور اسلامی جماعت والوں نے مودودی صاحب کی راہبری میں بنا رکھا ہے۔ وہ نہ صرف اس عظیم الشان نبی کے ہی شایان شان نہیں۔ بلکہ ہر نبی کے لئے عار ہے۔ چنانچہ ان سیاسی ملاؤں کے دماغ میں آپ کی رسالت کا جو تصور جاگا ہے۔ اس کا ایک پہلو مودودی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیے:۔

"وہ (اسلامی پارٹی) اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دیگی کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے۔ دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی۔ تو وہ غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔

یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب۔ جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے۔ یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آں حضرتؐ کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہونچا دیا۔"

یہ تصور نبوت ہے جو مودودی صاحب نعوذ باللہ اس ذات کے ذمہ لگا رہے ہیں۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین اور علیٰ خلق عظیم کے خطاب تجویز فرمائے ہیں۔ جس کے لئے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا تھا "خلقہ القرآن"

وہ ذات جس نے صلح حدیبیہ میں تمام مومنین کی رائے کے خلاف ایسی صلح قبول کر لی تھی۔ کہ جس سے بظاہر اسلام کی ہتک ہوتی تھی۔ وہ ذات جس نے بغیر تلوار کے مکہ فتح کیا۔ اور اپنے ازلی دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر چھوڑ دیا۔ وہ ذات جسکو قرآن کریم میں بار بار ہدایت آتی ہے۔ کہ اگر وہ دشمن بھی جن نے تم کو گھروں سے نکال دیا اور تمہیں مالا یطاق اذیتیں پہنچائیں صلح کے لئے ایک قدم بڑھائے تو تم دو قدم بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ اس ذات پر کتنا بڑا اتہام ہے۔ کہ اس نے عرب کو زیر نگیں کر کے" اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا وغیرہ وغیرہ

نعوذ باللہ من ھذا الخرافات

یہ نقشہ کہاں سے لیا گیا ہے؟ کیا قرآن کریم سے؟ کیا سنت رسول اللہ سے؟ کیا آثار صحابہ کرامؓ سے؟ تاریخ سے؟ کیا یہ نقشہ اس ذات کا ہے جس کو خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین اور علیٰ خلق عظیم کہا گیا ہے۔ یا نعوذ باللہ کسی امام الکفر ہٹلر یا سٹالین کا؟ وہ رسول پاک جس پر قرآن کریم نازل ہوا۔ جو ھدیً و نور ہے جو رحمت ہے اور اس خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا جو رب العالمین ہے الرحمٰن الرحیم ہے۔ کیا وہ رسول پاک نعوذ باللہ کوئی چنگیز خان تھا؟ ہنی بال تھا؟ لینن تھا؟ ہٹلر تھا؟ کہ اس نے جب تو طاقت نہ تھی غریبوں اور مسکینوں کی طرح زندگی بسر کی۔ لیکن جب طاقت ہاتھ آئی تو پہلے تو عرب کو اپنے زیر نگیں کیا اور پھر اس طرح طاقت بڑھ گئی۔ تو قیصر و کسرےٰ سے تصادم شروع کر دیا؟ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"مصر و شام اور روم و ایران کے عوام اول اس کو عرب کی امپیریلسٹ پالیسی سمجھے۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ جس طرح پہلے ایک قوم دوسری قوموں کو غلام بنانے کے لئے نکلا کرتی تھی۔ اسی طرح اب بھی ایک قوم اسی غرض کے لئے نکلی ہے۔ اس غلط فہمی کی بناء پر یہ لوگ قیصر و کسرےٰ کے جھنڈے تلے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نکلے۔

وغیرہ وغیرہ"

دیکھئے! قرون اولےٰ کی تاریخ کو ایک ادیبانہ ادا سے کس طرح الٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ مودودی صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ مصر و شام اور روم و ایران کے عوام قیصر و کسرےٰ کے جھنڈے تلے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اس لئے نکلے کہ پہلے مسلمانوں نے ان پر اسلامی نظام ٹھونسنے کے لئے حملہ کیا تھا۔ لیکن وہ غریب اس حملہ کی وجہ یہ سمجھے کہ جس طرح دوسری قومیں غلام بنانے کے لئے نکلتی ہیں۔ اسی طرح یہ عرب بھی نکلے ہیں۔ یعنی قیصر و کسرےٰ نے تو مسلمانوں سے کوئی پہلے چھیڑ کی ہی نہیں تھی۔ اور چونکہ ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس لئے ان ممالک کے عوام کو اول اول خیال ہوا کہ مسلمان ان کو غلام بنانے آئے ہیں۔

اس طرح سیدنا خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان نبوت کا جو تصور مودودی صاحب اور ان کے دوستوں نے ایجاد فرمایا ہے۔ کیا اس عظیم الشان تصور نے دشمنان اسلام کے اس الزام کو ثابت نہیں کر دیا کہ

"اسلام تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے"

اس لئے ہم مولانا شبلی مرحوم کی روح سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے دماغ میں یہ کیا سمائی تھی کہ ساری عمر آپ نے اس بات کو ثابت کرنے میں صرف کر دی کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ بلکہ اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا۔ آپ نے سیرۃ النبی میں یہ کیا فرما دیا ہے کہ قیصر و کسرےٰ نے پہلے چھیڑ کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے آپ کو تاریخ اسلام کا کچھ بھی علم نہیں تھا۔ اور آپ خواہ مخواہ متعصب یادریوں کے الزامات کی تردید کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور نبوت نعوذ باللہ بہت گھٹیا تھا۔ نبوت کا عظیم الشان ہونا تو صرف اس طرح پایہ ثبوت کو پہنچ سکتا ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم کے علی الرغم اور سنت وحدیث و تاریخ و روایات کے متعلق یہ ثابت کریں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسرےٰ کو دعوت اسلام تو ضرور دی تھی۔ مگر وہ محض نعوذ باللہ بیکار بات تھی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد میں سوچا کہ یہ انتظار ہی نہ فرمایا۔ کہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا رد کی جاتی ہے غلطی محسوس کرتے ہیں نا کردہ گناہ قیصر و کسرےٰ پر حملہ بول دیا۔ اس لئے نعرہ لگائیے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد!

اور مصر و شام اور روم و ایران کے عوام کی پہلے کتنی نادانی اور حماقت تھی کہ صالحین کی فوجوں کو آتا دیکھ کر قیصر و کسرےٰ کے جھنڈے کے تلے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ پر ڈٹ جاتے ہیں۔ اور جب بری طرح ناکام ہوتے ہیں۔ تو پھر کہیں جا کر ان کو سمجھ آتی ہے۔ کہ یہ تو عربوں کی امپیریلسٹ پالیسی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ہمیں قیصر و کسرےٰ کے ظلم سے بچانے کے لئے صالحین کی فوج اللہ تعالےٰ نے بھیجی ہے۔ اور ان پادریوں اور آریوں کی کتنی بے وقوفی ہے۔ کہ عوام کو بھڑکاتے پھرتے ہیں کہ جو تلوار مسلمانوں نے نا کردہ گناہ قیصر و کسرےٰ پر چلائی۔ اور جو نا کردہ خون انہوں نے بہایا یہ ظلم و ستم تھا۔ حالانکہ یہ عین رحمت تھی۔ جسکو مصر و شام اور روم و ایران کے عوام نے جنہوں نے ان صالحین کی تلوار کے زخم کھائے تھے۔ جن کے رشتہ دار عزیز میدان جنگ میں ڈھیر ہوئے تھے بعد میں فوراً بھانپ لیا تھا کہ یہ تو ظلم و تعدی کے پردہ میں ان پر آسمان سے بارش رحمت ہوئی ہے۔ اور آج تک تمام دنیا نہیں سمجھی۔ تو یہ اس کی سخت نادانی اور جہالت ہے۔

الغرض مودودی صاحب اور ان کے شاگرد رشید نعیم صاحب کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان نبوت کا تصور یہی ہے کہ غرض اچھی ہو تو ذرائع خواہ کتنے ہی کراہت انگیز ہوں پروا نہیں ہونا چاہیئے۔ بعینہ اسی طرح جس طرح "ایک لڑکی بگھارتی ہے دال" والی نظم میں لڑکی دال پر جو ظلم و ستم ہوتے ہیں ان کی شکایت سنکر کہتی ہے ؎

دل دکھانا نہ جی ستانا تھا
یوں تجھے آدمی بنانا تھا

ہم بے شک بامر لاچاری تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اگر رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان نبوت کا نعوذ باللہ یہی تصور ہے جو مودودی صاحب نے پیش کیا ہے۔ تو ہمارا تصور نبوت اتنا بلند نہیں ہے اور اللہ رب العالمین رؤف و رحیم سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ ہمیں

(باقی)

مذہب اور سائنس

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب)

انسان میں بالا ہستی کی محبت اور پرستش کا جذبہ قدرتی طور پر موجود ہے۔ قربانی اور ایثار چونکہ محبت اور پرستش کا قدرتی تقاضہ ہے۔ اس لئے یہ جذبہ بھی فطرت انسانی میں مرکوز ہے۔ لہٰذا نفس انسان کے لئے اپنے محبوب اور معبود کی خاطر قربانی کرنا بہت بڑے افتخار اور زندگی کا حقیقی مقصد پانے کا باعث ہے۔ کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے۔ جو کہ معبود حقیقی کے قرب اور وصال کی امید دلاتا ہے۔ غرض انسان کی زندگی کا حقیقی مقصد عبادت الٰہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اسی قدرتی جذبہ کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء اور رسل مبعوث فرماتا ہے۔ اور تدریجاً انسان وصال الٰہی کی باریک در باریک راہوں سے نوازا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کا ذہن ارتقاء اور تعلیم کے مدارج طے کرتا رہا۔ اور حیوانی حالت سے نکل کر با اخلاق اور با خدا بنا۔ اور اشرف المخلوقات کے خطاب سے مشرف ہؤا۔

یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ انسان باوجود اپنے روحانی اور ذہنی قوٰے کی بمقابلہ دیگر مخلوقات سے برتری کے محدود اور کمزور ہستی ہے اور اپنے مستقبل کے بہبود یا پیش آمدہ حالات کی بہتری اور حل کے لئے مناسب اور مفید راہ اپنی محدود عقل سے نہیں نکال سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ضعیف۔ ظلوم اور جہول فرما کر اسی حقیقت کو آشکار فرمایا ہے۔ اسکی سب سے بڑی دلیل وہ زمانہ ہے۔ جو کہ بعثت انبیاء کے درمیان بطور وقفہ کے ہوتا ہے۔ جبکہ انسان آسمانی ہدایت سے دور تر ہو جانے کی وجہ سے محض عقل و علم پر بھروسہ کر کے تمدنی اور فطرتی تقاضوں کے لئے خود ساختہ طریقے اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ تاریخ عالم شاہد ہے۔ کہ اس کا نتیجہ ہر لحاظ سے بنی نوع انسان کے لئے نقصان دہ ثابت ہؤا۔ بلکہ انسانی ذہن جتنا ارتقاء کر چکا ہوتا ہے۔ اور دنیاوی علوم میں جس قدر اضافہ ہو چکتا ہے۔ اسی نسبت سے انسانی بدعات اور اختراعات زیادہ سے زیادہ تباہ کن اور فتنہ کی موجب ہوتی ہیں۔ یعنی گمراہی کے زمانہ کی تباہ کاریاں بھی انسانی ذہن کے ارتقاء کی آئینہ دار ہیں۔

لہٰذا آخری شریعت اور کامل مذہب کے حامل فخر الانبیاء محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے بعد کا وقفہ بوجہ انسانی ذہن کے تمام ممکن ارتقائی قانون کی تکمیل تک پہنچ چکنے کے گمراہی۔ ضلالت اور فتنہ کے لحاظ سے سب فتنوں سے زیادہ خطرناک ہونا تھا۔ اس لئے شروع سے آخر تک سب انبیاء فتنۂ دجال سے ڈراتے آئے ہیں۔ اور اس خطرناک فتنہ اور اس کے تباہ کن زہریلے اثرات کے دفعیہ اور علاج کے لئے آتشین شریعت کی چمک اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دوبارہ احیاء کی خوشخبری بھی ساتھ ساتھ دہرائی گئی ہے۔ جس کے مطابق عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء مبعوث ہوئے۔

یہ بھی خدا کا قانون ہے۔ کہ وہ اپنی گوناگوں حکمتوں اور قانون فطرت کی باریکیاں اور بعض اصول سے بنی نوع انسان کو متمتع فرمانے کے لئے علوم طبعی اور مشاہدۂ قدرت کا راستہ کھول دیتا ہے چنانچہ موجودہ سائنس اور دیگر علوم کے ارتقاء کی بنیاد کھوج آثار قدیمہ کے ذریعہ آج سے سات ہزار سال قبل ملا ہے۔ جو کہ ملک عرب کے اردگرد مصر عراق اور بلد یہ کے پرانے آثار سے ظاہر ہؤا۔ گو ان آثار اور الواح سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان علوم کو اللہ تعالےٰ سے الہام پا کر اس کے انبیاء نے نہایت ابتدائی حالت کے وحشی انسانوں میں رائج کیا۔ اور سب سے پہلی درسگاہ آج سے سات ہزار سال قبل مکہ مکرمہ میں قائم کی گئی۔ یعنی حسب منطوق آیت علّم آدم الاسماء کلّھا اور اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایسی تمام صفات الٰہی جو کہ انسانی علم کے لئے ضروری تھیں۔ سکھائیں۔ اور موجودہ تمدن کے لئے مکہ مکرمہ کو پہلی درسگاہ چنا۔ مگر چونکہ موجودہ علوم اور سائنس کے ادارے اسلام سے تعصب رکھنے والے گروہ یعنی دجال کے پاس ہیں۔ اس لئے اس حقیقت کو مشاہدہ اور مطالعہ میں آچکنے کے باوجود پوشیدہ رکھا جا رہا ہے۔ بلکہ اس کے خلاف یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ مصر میں موجودہ تمدن اور سائنس کی پہلی بنیاد رکھی گئی تھی۔

غرض گمراہی کے زمانہ میں جہاں مذہبی تعلیمات کو لوگ من مانی بدعات اور اختراعات سے بگاڑ لیتے ہیں۔ اسی طرح سائنس اور دیگر علوم کو بھی مذہب کے خلاف ایک زوردار حربہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شعبدہ بازوں سے مقابلہ ہونا مشہور ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام علوم سے متعلق ایسے پُر حکمت اصول بیان فرمائے ہیں۔ جن سے قرآن کریم اور احادیث بھرپور ہیں۔ اور رہتی دنیا تک ہر شعبۂ علم کے لئے مشعل راہ کا کام دینے والے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم میں موجودات عالم کے متعلق غور و خوض کرنے کی تلقین آئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فلسفیوں۔ نیچریوں اور سائنسدانوں کے اعتراضات کو اپنی تصنیفات میں ملحوظ فرمایا ہے۔ خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی تو موجودہ علوم کے مقابلہ میں بہت بڑا معجزہ ہے۔ پھر ہمارے موجودہ امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کو اللہ تعالےٰ نے ایسا ذہن اور دماغ عطا فرمایا ہے۔ کہ آپ کا وجود ہر شعبہ کے سائنسدانوں کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ خصوصاً آپ کی تفسیر کبیر دجالی فتنہ کی بیخ کنی اور اس اندھیرے میں ایمانی نور دکھانے کے لئے عجیب نسخہ ہے۔

اس دور میں بھی سائنسدانوں کا ہر نئی دریافت پر یا معلومات میں کسی اچھوتے اضافہ پر پہلا کام یہ ہے۔ کہ اسے مذہب کے خلاف بڑی شدومد سے استعمال کریں۔ جیسا کہ کسی شریر بچے کے ہاتھ اگر کلہاڑی یا آری آ جائے۔ تو وہ باپ دادا کے باغ کی شاخیں اپنی پہنچ اور ہمت کے مطابق کاٹنے سے دریغ نہیں کرتا۔ یعنی اپنی برتری دکھانے کے لئے جو کام خود سے نہ ہو سکے۔ اس کو ڈھا کر اور خراب کر کے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ بھی ایک کامیابی ہے۔ کہ لوگ جو چیز محنت سے تیار کرتے ہیں۔ ہم اسکو منٹوں میں ملیامیٹ کر سکتے ہیں۔ یہی شوخی اور احساس کمتری گم کردہ راہ سائنسدانوں اور فلسفیوں کا شیوہ ہے۔ گویا اندرونی طور پر وہ اسی حقیقت کا اعتراف کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی کامیاب علم اور صداقت ان کے مقابلہ میں ہے۔ تو وہ مذہب ہے۔ اس لئے اسکی صداقت اور حقانیت پر پہلے پردہ ڈالا جائے۔ تو پھر ان کی بڑائی اور علمی فضیلت ظاہر ہو سکتی ہے۔

جب موجودہ گمراہی اور الحاد کا دور شروع ہؤا۔ تو فلسفیوں نے مادہ کو قدیم اور ازلی ثابت کرنے کے لئے اجزائے لا یتجزا کا نظریہ بنایا۔ یعنی ایسے باریک ترین ذرات سے مادہ کو مرکب مانا گیا۔ جو نہ تو تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اور نہ فنا ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کا خود بخود مرکب ہونا سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے مختلف الخواص مادے اور ان کا ہیولا بنانا خدا کے سپرد ہی رکھا۔ اس لئے مذہب سے صرف اتنا اختلاف کافی سمجھ لیا۔ کہ خدا تو ہے۔ مگر مادہ اور روح بھی خدا کی طرح ازلی اور ابدی ہونے چاہئیں۔ اور خدا صرف معمار کی طرح اجزائے مادہ و روح کی ترکیب اور ترتیب کا کام کرتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ مگر یہ نظریہ بدیہی طور پر بودا اور مضحکہ خیز تھا۔ اس لئے دجالی فتنہ کے درجہ تک نہیں پہنچ سکا۔ لیکن انیسویں صدی میں جبکہ سائنس نے معتدبہ ترقی حاصل کر لی۔ نئے پر نکالے گئے۔ کیونکہ خوردبینی آلات نے نہ صرف مادہ کے باریک ترین اجزاء کا مشاہدہ ممکن کر دیا۔ بلکہ ہوا اور گیسوں کے اجزاء بھی مادی ثابت ہو گئے۔ جس کی بناء پر پرانے فلسفی نظریے کی تائید اور تصدیق کی گئی۔ کہ واقعی موجودات عالم ایسے ذرات سے مرکب ہیں۔ جن کا تجزیہ اور فنا ناممکن ہے۔ ان اجزاء کا نام ایٹم رکھا گیا۔ دوسرے یہ کہ ہوا اور گیسیں بھی چونکہ باریک مادی اجزاء سے مرکب ہیں۔ اس لئے روح کا خیال محض وہمی اور بے حقیقت ہے۔ اور نظام عالم کی محکم ترتیب اور ترکیب کو حل کرنے کے لئے اسے خود بخود اور بلامدد غیرے جاری و ساری متصور کر لیا گیا۔ اس نظریہ کی ذمہ واری ڈارون پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے بڑی کاوش اور تفحص کے بعد نشو و نما عالم کو تین ارتقائی اصولوں کا مرہون منت بنا دیا۔ یعنی ماحول کا اثر۔ قدرتی انتخاب اور بقائے انسب۔ ان نظریوں کے بل بوتے تمام موجودات کو مادی۔ واجب الوجود اور بلا تصرف غیرے خود بخود منظم اور نشو و نما ہونے والا متصور کر لیا گیا۔ یعنی اپنے زعم باطل میں خدا اور مذہب سے بکلی چھٹکارا حاصل کر لیا۔ غرض دجالی فتنہ انیسویں صدی کے ان ملحدانہ نظریوں سے اپنے جوبن پر آ گیا۔ اور اہل مذاہب بوجہ آسمانی مدد سے کٹ جانے کے اور مروجہ علوم سے بے بہرہ ہونے کے سائنس اور فلسفہ کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مقابلہ میں دبتے چلے گئے۔ اور اقوام عالم میں اس فتنۂ دجالی کا اثر و نفوذ بڑھتا گیا۔

مگر بیسویں صدی نے ایک اور پلٹا کھایا۔ اور ایسے مشاہدات اور حقائق نمودار ہوئے۔ کہ سائنسدانوں اور فلاسفہ کو اپنے پہلے سوچے سمجھے نظریے غلط ٹھہرانے پڑے۔ اور جو پلیٹ فارم مذہب کے خلاف بنایا جا رہا تھا۔ معلوم ہؤا۔ کہ وہ ایک ریت کے تودہ پر ہے۔ جس کے نیچے سے ذرات کھسکنے شروع ہو گئے ہیں۔ نئے انکشافات نے اس حقیقت کو واشگاف کر دیا۔ کہ ذرات عالم ازلی اور مستقل وجود نہیں رکھتے بلکہ وہ مرکب اور فانی چیز ہیں۔ یعنی ایٹم بجلی کے مثبت اور منفی سالمات سے مرکب ہے۔ نہ کہ جوہر یا مفرد اور ایک ایسی لہر (Cosmic Wave) چل رہی ہے۔ جو کہ بلا مرجع ایک نظام اور حکمت کے ماتحت ان احکام کی تعمیل میں جو اس لہر کے منبع سے صادر ہوتے ہیں۔ ہر ان اجرام فلکی اور ذرات عالم کے فنا و بقا کی ذمہ وار ہے۔ ان نئے انکشافات کی وجہ سے سائنسدانوں کو بے ساختہ مذہبی تعلیم کے ابتدائی سبق کی تصدیق کرنی پڑی چنانچہ ایڈنگٹن اور سر جیمس جینس وغیرہ نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ بائیبل کے مطابق یہ سچ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ let there be light یعنی کن فیکون۔ تو نظام دنیا اپنی تمام ارتقائی صلاحیتوں سمیت موجودہ حالت تک پہنچنے کے احکام کے مطابق جاری و ساری ہو گیا۔

دوسرا انقلاب مزید انکشافات کے ذریعہ یہ رونما ہؤا کہ انسانی جسم میں تصرف کرنے والے ذہن کے مادی کیمیائی اثرات نہیں ہیں۔ بلکہ انسانی ذہنی روحانی قوٰی کے تصرف میں ہے۔ جو کہ غیر مادی اور غیر مرئی ہیں۔

باقی دیکھو صفحہ ۵ پر

حضرت امام مہدی کا مقام شیعہ عقائد کے رو سے

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

اہلسنت والجماعت اور شیعہ صاحبان امام مہدی کے منتظر ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ابھی تک وہ موعود ظاہر نہیں ہوا۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی آسمانی نوشتوں کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو چکا ہے۔ اہل ایمان اسے مان چکے ہیں۔ لیکن عامۃ الناس ابھی تک اس کا انکار کرتے ہوئے کسی اور آنے والے کی راہ تک رہے ہیں۔ اس زمانہ کے علماء دنیا پرست عوام کو اشتعال دلانے کے لئے ایک طریق یہ اختیار کرتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق کہتے رہتے ہیں کہ انہوں نے فلاں بزرگ سے افضل ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے اپنے آپ کو افضل بتایا ہے۔ یہ طریق سنی، اہلحدیث اور شیعہ علماء سبھی اختیار کر رہے ہیں۔ اور جان بوجھ کر عوام کو مغالطہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ آنے والے امام مہدی کا کتنا بلند مقام کتب سابقہ میں مذکور ہے۔ میں ذیل میں شیعہ صاحبان کی مسلمہ کتابوں سے چار حوالے ذکر کرتا ہوں۔ ان سے ظاہر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کیا شان ہے:۔

(۱) شیعہ صاحبان کی تفسیر قرآن کریم میں لکھا ہے کہ:۔

"مابعث اللہ نبیاً من لدن آدم الّا ویرجع الی الدنیا فینصر امیر المومنین" (تفسیر القمی صـ۲۳۰)

یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سب نبی دوبارہ دنیا میں آکر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی مدد کریں گے۔

(۲) شیعہ صاحبان کی معتبر حدیث میں لکھا ہے کہ:۔

حضرت امام مہدی کے یہ پانچ نام بھی ہوں گے (۱) المفقود (۲) احمد (۳) محمد (۴) محمود (۵) عیسےٰ المسیح (بحار الانوار جلد ۱۳ صـ۲)

(۳) شیعہ صاحبان کی مشہور کتاب میں درج ہے کہ:۔

"فرمود کہ آں وقتے خواہد بود کہ حق تعالیٰ جمع کند در پیش روئے او پیغمبراں و مومناں را تا یاری کنند اورا" (حق الیقین صـ۱۵۶)

(۴) شیعہ صاحبان کی علم کلام کی کتاب میں درج ہے:۔

"افضلیت حضرت امام مہدی علیہ السلام بر حضرت مسیح علیہ السلام ثابت و افضح است" (غایۃ المقصود جلد ۲ صـ۳۶)

ان حوالہ جات کے رو سے ثابت ہے کہ (الف) آنے والا امام مہدی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے افضل ہے (ب) آنے والے امام مہدی کا نام عیسےٰ المسیح بھی ہو گا (ج) آنے والا امام مہدی اپنا نام محمد، احمد اور محمود بھی ظاہر کرے گا (د) آدم علیہ السلام سے لے کر تا ایندم آنے والے جملہ پیغمبر اور مومن اسکی نصرت کے لئے مبعوث کئے جائیں گے۔ جب امام مہدی کا یہ مقام ہے تو آپ ہی فرمائیے کہ وہ علماء کس طرح خدا ترس کہلا سکتے ہیں۔ جو حضرت امام مہدی کے خلاف اپنی اموید کی وجہ سے ناواقف لوگوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ان روایات کے رو سے ضروری نہ تھا کہ آنے والا امام مہدی اپنا نام عیسےٰ المسیح ظاہر کرتا۔ اور بروزی طور پر محمد اور احمد کا نام پاتا؟ پھر کیا ان روایات کے رو سے ضروری نہ تھا کہ امت محمدیہ کا امام مہدی حضرت مسیح اسرائیلی علیہ السلام سے افضل ہوتا اور اس افضلیت کا اعلان فرماتا؟ اگر امام مہدی علیہ السلام کے لئے ایسا ہونا ضروری تھا۔ تو خدا ترسی سے کام لے کر مولوی اور مجتہد صاحبان کو اپنے اشتعال انگیز رویہ کو ترک کرنا چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

اخراج از جماعت

چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۴۹ ضلع سرگودھا کے خلاف دروغ گوئی تعلیم سلسلہ کی بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جاتا ہے

(نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

میاں عظمت اللہ صاحب لائلپوری موٹر ڈرائیور موٹر الٹ جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

رحمت کارکن الفضل لاہور

بقیہ صفحہ ۴

غرض بیسویں صدی میں سائنسدانوں اور فلاسفہ کو مذہب کے خلاف انیسویں صدی کے مادی اور مشینی ہتھیاروں سے محروم ہونا پڑا۔ نہ وہ ایٹم کا بنیادی نظریہ قائم رہ سکا۔ اور نہ ڈارون کی خود بخود ارتقائی تجویز قابل قبول رہی۔ بلکہ وہ ذرہ بے مقدار جسے خدا کے مقابلہ میں ازلی ابدی اور قائم و دائم گردانا گیا تھا۔ اس نے خود ان کے ہاتھوں پھٹ کر ایسی قیامت بپا کی کہ اب سائنسدان اس ایٹم کے بم سے خود اپنی ہلاکت کے سامان دیکھ رہے ہیں مگر ان حقائق کے معلوم ہو جانے پر بجائے خدا اور اسکے آخری اور کامل مذہب کی طرف آنے اور جس طرح سائنس اور مشاہدات زبان حال سے خدا کے قول اور فعل کی حقانیت کی تصدیق کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی اسی طرح جھکتے چلے جاتے۔ مگر دجال نے بجائے اس کے اپنے ادعا کے خلاف مشاہداتی دلائل کو چھوڑ کر پھر فلسفی رنگ اختیار کر لیا اور اپنے علم و تجربہ کے بل بوتے نہایت رکیک نظریے گھڑنے شروع کر دیئے۔ اور حقائق کو مجرمانہ رنگ میں پوشیدہ رکھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس دجالی فتنہ سے بچنا سوائے اس مامور من اللہ کے جو عین وقت پر مبعوث ہو کر زندہ خدا کے تازہ نشانات پیش کرنے کے اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ جس کی تعلیم اور دلیں کے طفیل بتوفیق تعالیٰ سائنسدانوں کے نئے پیدا کردہ اعتراضات کا حل آئندہ پیش کیا جائے گا۔

چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے لئے دعا اور صدقہ

کل بروز جمعہ ۳ مارچ ۵۰ء کو بعد نماز جمعہ اجتماعی رنگ میں تمام جماعت احمدیہ شہر جہلم نے دردِ دل سے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو دشمنوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ و مامون فرما کر اپنی حفاظت فرمادے۔

نیز دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے دیئے گئے ہیں اور کچھ رقم بھی غرباء میں تقسیم کی گئی ہے۔ اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا ہے۔

امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر

۲۔ جملہ احباب جماعت اوکاڑہ کی طرف سے ایک بکرہ ذبح کر کے غرباء و مساکین میں بطور صدقہ دیا گیا اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی درازیٔ عمر۔ صحت کے لئے اور دشمنوں اور زمانہ کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ صدقہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمادے (ڈاکٹر فیاض حسین شاہ اوکاڑہ)

درخواستہائے دعا

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کرلی ہیڈ کنسٹیبل پولیس کی اہلیہ محترمہ زچگی کے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

(منیر احمد وغیرہ)

۲۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ شہر ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں

عبدالمنان مجو دھامل بلڈنگ لاہور

۳۔ میرا چھوٹا لڑکا عزیزم نذیر علی امسال دسویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے۔ سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(شیخ محمد علی ابادی حال منڈی چوڑ کانہ)

۴۔ میرے نانا جان ماسٹر عبدالعزیز نوشہروی کی بائیں آنکھ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو گیا ہے۔ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ تمام احباب سلسلہ سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحفیظ خان ایس ایم سلطانپوری لاہور)

۵۔ میری بڑی لڑکی امینہ بانو آنکھوں کے اپریشن کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے

(سید محمد سعید سلیم)

۶۔ میرا لڑکا محمد سلیمان نازیں جماعت کا امتحان دے رہا ہے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو کامیاب فرماوے اور ہم سب کو خادم دین بنا دے۔

(محمد ابراہیم الفضل)

موصی احباب

سال ۵۰-۱۹۴۹ء ختم ہونے کے قریب ہے۔ مگر کئی موصیوں سے ابھی تک سال ۴۹-۱۹۴۸ء کے بجٹ فارم اصل آمد ہی واپس موصول نہیں ہوئے۔ براہ مہربانی وہ تمام موصی صاحبان جنہیں بجٹ سال ۴۹-۱۹۴۸ء کے موصول ہو چکے ہیں اور انہوں نے تاحال پُر کر کے واپس نہیں بھجوائے جلد از جلد واپس بھجوا دیں تاکہ ۵۰-۱۹۴۹ء کے بجٹ ارسال کئے جا دیں اور جن موصیان کو ابھی تک بجٹ وصول ہی نہیں ہوئے۔ انہیں چاہیئے کہ جلد از جلد دفتر سے مطالبہ کریں (سیکرٹری دفتر وصیت)

ایک نہایت ضروری اعلان

منجانب دار القضاء

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسا جرم جو حدود شرعیہ کے نیچے آتا ہے۔ بالخصوص وہ جرم جو نہایت ہی اہم اور نازک جرم ہے یعنی الزام بدکاری اس کی تفتیش و تحقیق اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق پبلک کے افراد نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ کتنی بھی بڑی شخصیت کے مالک ہوں۔ بلکہ اس کی تحقیق صرف امام وقت یا ان کا مقرر کردہ قاضی اور نمائندہ ہی کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مستند تاریخ اسلامی میں کوئی ایک مثال بھی اس کے خلاف نہیں پائی جاتی

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

نوٹس

عام پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بجلی کے استعمال کرنے والے برانچ ہذا کے سامان مثلاً مین فیوز۔ میٹر اور میٹر بورڈ وغیرہ ملکیتی حکومت پنجاب۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ الیکٹرسٹی برانچ ہو کہ ان کے مکانات پر لگا ہوا ہو۔ بصورت نقصان اس کی قیمت کی ادائیگی کے ہر طرح ذمہ وار ہیں۔

نیز بجلی کے استعمال کرنے والے اصحاب کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ صرف برانچ ہذا کے نمائندگان ہی سامان مذکورہ بالا کا جو کہ ان کے مکانات پر لگا ہوا ہو ملاحظہ کریں۔

دستخط کمرشل آفیسر

برائے چیف انجینئر پنجاب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ الیکٹرسٹی برانچ

یورپین ممالک میں مصنوعات کی نمائش کا موقع

موسم گرما میں ہر سال یورپین ممالک میں تجارتی و صنعتی نمائش ہوتی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ احمدی صناعوں کی مصنوعات کو پاکستان کی طرف سے مظاہرے کے واسطے وہاں بھیجا جائے جو احباب بیرونی ممالک سے تجارت کرنے کے خواہشمند ہیں۔ فوراً ہمیں اپنے مصنوعات کے پانچ پانچ نمونے بھیج دیں۔ تا ہم انہیں مذکورہ نمائشوں میں بھجوانے کا انتظام کر سکیں۔

جو احباب اس بات کے خواہشمند ہوں۔ فوراً اس بارہ میں ہمارے ساتھ خط و کتابت کریں۔

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۶ لاہور

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

بہ اختیارات کلکٹر!

احمد و نور ولد پسران علم دین قوم گوجر سکنہ سولی وند۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بنام

شیر سنگھ ولد بڈھا سنگھ قوم اروڑہ سکنہ ... تحصیل کھاریاں

دعویٰ فک الرہن رقبہ سولی وند تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳۱/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۳/۵۰

دستخط حاکم ......

مہر عدالت ......

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

بہ اختیارات کلکٹر

احمد نور احمد پسران علم الدین قوم گوجر سکنہ سولی وند تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بنام

کرم چند ولد گہنے شاہ و سمتراں دختر وزیر چند و ... دیوان چند و امرناتھ پسران رام چند قوم کھتری ساکنان ڈنگہ تحصیل کھاریاں

دعویٰ فک الرہن رقبہ سولی وند

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۳۱/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۳/۵۰

مہر عدالت ......

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب کیمبل پور

مقدمہ نمبر ۱۴۸

فیروز دین ولد غلام دین درزی سکنہ موسیٰ تحصیل اٹک۔

بنام

حکم چند۔ لعل چند پسران صوبہ بند ولد دھرمال بقوم اروڑہ سکنہ ہارون تحصیل اٹک۔

افسر انچارج محکمہ آبادکاری۔ کیمبل پور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم کے نام کئی بار نوٹس جاری ہوئے۔ مگر ان کی تعمیل و تکمیل نہیں ہو رہی لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل لاہور مدعا علیہم کے نام نوٹس جاری کیا جاتا ہے کہ اگر انہوں ۳۱/۳/۵۰ کو مقدمہ ہذا کی عدالت ہذا میں اصالتاً و وکالتاً یا مختاراً نہ کی تو ان کی غیر حاضری میں یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ اور مقدمہ مسموع ہو کر فیصل ہو گا۔ آج بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت جاری ہوا۔ تاریخ پیشی ۳۱/۳/۵۰

مہر عدالت ......

مجلس مشاورت کے موقع پر تاجروں کی میٹنگ

چند ایک تاجر احباب نے خواہش کی ہے کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تاجروں کی ایک میٹنگ بلائی جائے جس میں اس بات پر باہم مشورہ سے غور کیا جائے۔ کہ جماعت کی تجارتی اور صنعتی ترقی کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے جماعت اور نظام سلسلہ اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ کچھ اور تاجر احباب مندرجہ بالا میٹنگ کی ضرورت اور اہمیت کے بارہ میں اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ اور اپنے خیالات تحریر کریں۔ جو اس میٹنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تا اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ اس بارہ میں جماعت کے اندر کہاں تک بیداری ہے۔ اور اس کے فوائد کیا ہوں گے:۔

مشاورت کے دن بہت قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ احباب ہفتہ کے اندر اندر اپنے خیالات سے مجھے اطلاع دیں۔ تا اس میٹنگ کے انعقاد کے بارہ میں اعلان کر دیا جائے۔

اگر اس میٹنگ کے انعقاد کا فیصلہ ہو گیا۔ تو پھر امید ہے کہ ہماری درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تاجران کی اس مجلس کو خطاب کریں گے:۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ـــ جنکے دم قدم سے ہمارے امور خارجہ محفوظ ہیں

مندرجہ ذیل مضمون انگریزی کے اخبار "اسٹرٹیڈ ویکلی آف پاکستان" سے ترجمہ کرکے شائع کیا جاتا ہے

سکیورٹی کونسل کے ایوان پر سکتہ کا عالم تھا۔ اسرائیل کا معاملہ زیر بحث تھا۔ یہ یقین تھا کہ دولتہائے عظمٰے اس نئی ریاست کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ جو صیہونی دہشت انگیزی کی جارحانہ ساز باز سے معرض وجود میں آئی تھی۔ ہر شخص جس کی کچھ بھی وقعت تھی۔ اپنی تقریر کر چکا تھا۔ اور عرب دنیا کے خلاف اپنے دل کا بخار نکال چکا تھا۔ عربوں کے نمائندے بھی اپنی تقریریں ختم کر چکے تھے۔ لیکن ان کی آواز دولتہائے عظمٰے کے نقار خانہ میں طوطی کی آواز معلوم ہوتی تھی۔

طویل القامت۔ دبلا پتلا چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بحث کے دوران میں چپ کا بیٹھا سنتا رہا۔ اس نے ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ نہ اس کا ارادہ تھا کہ کوئی لفظ زبان سے نکالے۔ اس موضوع زیر بحث کے متعلق جو کچھ اس نے کہنا تھا وہ پہلے کہہ چکا تھا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ جب سیکیورٹی کونسل پہلے ہی دل میں ایک فیصلہ کئے بیٹھی ہے۔ تو اب مزید کچھ کہنا لا حاصل ہے

مگر اس وقت عربوں کے بعض نمائندے ہمارے وزیر خارجہ کی طرف جو خاموش بیٹھے تھے بڑھے اور ان سے درخواست کی۔ کہ ہمارا کیس سکیورٹی کونسل میں پیش کریں۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے تقریر بالکل نہیں کی ہوئی تھی۔ مگر وہ عرب نمائندوں کو بھی مایوس نہیں کر سکتے تھے۔ اگرچہ نہ صرف آپ نے تقریر ہی تیار نہیں کی ہوئی تھی۔ بلکہ کسی قدر بیمار بھی تھے۔

بغیر کسی تذبذب کے آپ اٹھے اور سٹیج پر تھے۔ اسکے بعد سکیورٹی کونسل کو دو گھنٹے تک خداداد فصاحت سے دوچار ہونا پڑا۔ عرب نمائندے متفق تھے کہ پہلے ان کا معاملہ قطعاً اس مدلل انداز سے پیش ہی نہیں ہوا۔

دو گھنٹے تک دلائل ایک مسلسل ندی کے بہاؤ کی طرح بہتے رہے۔ اور دو گھنٹے تک مٹھی بھر صیہونی پچھلی بنچوں پر بیٹھے دانت پیستے۔ جھاگ اچھالتے۔ غصے سے پاؤں فرش پر مارتے اور زیر لب گالیاں دیتے رہے ـــ اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ ہمارے وزیر خارجہ اگرچہ دشمنوں کو آپے سے باہر کر دیتے ہیں مگر اپنے دوستوں کے لئے ایک بڑا سرمایہ تسلی وتشفی ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے معاملات کے لئے ان کے لیک سکیس میں موجود ہوتے ہوئے کسی قسم کے فکر وتشویش کی ضرورت نہیں۔ لیک سکیس میں ہمارے وزیر خارجہ نے اپنے لئے ایک امتیازی شہرت حاصل کی ہے۔ آپ نے بیرونی ممالک میں پاکستان کے وقار کا جو محل تعمیر کیا ہے۔ وہ اپنی تکمیل میں بے مثال ہے۔ آپ نے مسئلہ کشمیر کے متعلق سکیورٹی کونسل میں اس فریب کا پردہ چاک کرنے میں اعانت فرمائی جو پاکستان کے خلاف کیا جا رہا تھا۔ آپ نے لیک سکیس میں کشمیر کی لڑائی بہ نہایت شجاعت سے لڑی ہے۔ اور تمام دنیا پر یہ ثابت کرکے کہ فریق ثانی نے تمام بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ جیت لی ہے۔

قائد اعظم کی طرح آپ کبھی جھکے نہیں۔ نہیں۔ فتحیابی کے لئے بھی نہیں۔ آخر ایسی کامیابی کا فائدہ ہی کیا جو عزت نفس کھو کر حاصل کی جائے۔ گو آپ کبھی جھکتے نہیں مگر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں۔

آپ کی ایک تقریر جو آپ نے ایک مقامی کالج میں کی تھی یاد آگئی ہے۔ آپ طلباء کے سامنے فن خطابت کی توضیح فرما رہے تھے۔ آپ نے تمام ان صفات کا شمار کیا۔ جو ایک کامیاب خطیب میں ہونی چاہئیں۔ تقریر میں آپ نے اپنے ذاتی تجربات سمو دیئے تھے۔

اور پھر آپ نے اچانک کہا "ایک اور خوبی ہے جو ہر اچھے خطیب کو نشو ونما دینی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ اس کو علم ہونا چاہیئے کہ کب ختم کرنا ہے"۔ اور آپ بیٹھ گئے۔ (اسٹریٹیڈ ویکلی آف پاکستان ۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء)

لبنان کو سونے کی ضرورت ہے

بیروت ۱۵ مارچ۔ لبنانی حکومت نے شام لبنانی سے استدعا کی ہے کہ اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سونے کی بڑی مقدار خرید کی جائے۔ ایک مالیاتی ماہر نے اسٹار کو بتایا کہ حکومت اتنا سونا خریدنا چاہتی تھی کہ اس کے نوٹوں کے کم از کم ۳۰ فی صدی کے برابر ہو جائے۔ اس کے لئے ایک خصوصی مفاہمتی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے (اسٹار)

پادری مارسل سنوریٹ قتل کر دیئے گئے

روم ۱۵ مارچ۔ ویٹیکن کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی چین کے مقام ٹیٹسی میں ایک جنوبی ہسپتال کو لوٹ لیا گیا ہے۔ اور اسکے ڈائریکٹر پادری مارسل سنوریٹ کو جو پیرس کے رہنے والے تھے۔ قتل کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

ـــ خرطوم ۱۵ مارچ انتظامیہ کے سکرٹری نے اسمبلی کو بتایا کہ سوڈان کی حالیہ ہڑتالیں اشتراکیوں کی پھیلائی ہوئی ہیں۔ مزدوروں کے مطالبہ پر غور کرنے

جاوا میں حکومت کے اقتدار کو ایک نیا خطرہ

لندن ۱۵ مارچ۔ ویسٹرلنگ کی باغی فوج کے علاوہ جاوا میں انتہا پسند دار الاسلام تحریک سے حکومت کے اقتدار کو ایک نیا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو اسلامی ریاست کے خواہاں ہیں۔ ان منتظم طاقت کی تعداد میں ویسٹرلنگ کے سابق ساتھیوں کی شمولیت سے کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ جن میں سے بعض کو مسلم باغیوں کا افسر اور تربیت دہندہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت جبکہ اشتراکیوں کی چھاپہ مار فوجی جماعت کی سرگرمی کم ہو گئی ہے۔ دار الاسلام سب سے زیادہ طاقتور باغی تحریک جاری ہے۔ ڈویژن کے پولیٹیکل کمیسر اور اس کے کمانڈر گرفتار ہو گئے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ دار الاسلام کے پاس اس وقت بیس ہزار آدمی ہیں۔ اور اسے جاوا کے باہر ایک نامعلوم حلقہ سے اسلحہ کی گرانقدر امداد بھی ملی ہے۔ خفیہ طریقہ سے چھوٹے چھوٹے جہازوں کے ذریعہ سمندر کے راستہ اسلحہ درآمد کئے جاتے ہیں۔ بلکہ اسلحہ کی کچھ مقدار باغیوں کو ہوائی چھتریوں کے ذریعہ مہیا کی گئی ہے۔ لیکن انڈونیشی فوج کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے اب اسے روک دیا ہے۔ اطلاع کے مطابق دار الاسلام کے دو بڑے گروہوں میں سے ایک کے کمانڈر کو حکام نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ (اسٹار)

"اسرائیل" میں قیمتوں میں اضافہ

عمان ۱۵ مارچ۔ تل ابیب کے پریس کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ایک امریکی مالیاتی ماہر کا جو حال ہی میں ملک کی اقتصادی حالت کا جائزہ لینے کے لئے آئے تھے۔ کہنا ہے۔ کہ اسرائیل میں قیمتیں تمام معقول [illegible] سے بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور اب ملک کو دیوالیہ پن کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ایک یہودی ڈالر ۵ اسرائیلی پاؤنڈ کے برابر ہے۔ (اسٹار)

عرب اولمپک کھیل

عمان ۱۵ مارچ۔ قاہرہ میں امسال جو عرب اولمپک کھیل ہونے والے ہیں۔ ان کے لئے فلسطین کی فٹ بال فیڈریشن نے جیتنے والی ٹیم کو دیئے جانے کے لئے ایک چاندی کا خصوص کپ دیا ہے (اسٹار)

چڑیا خانہ سے چیتا بھاگ گیا

آکلینڈ ۱۵ مارچ۔ گذشتہ شب لوگ اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلے۔ کیونکہ مقامی چڑیا خانہ سے ایک چیتا بھاگ نکلا ہے۔ پولیس اور فوجی دستے چڑیا خانہ کے نزدیک کے اضلاع میں اسکی تلاش کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

دمشق ۱۵ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت شام ولبنان میں کسٹم کے متعلق معاہدہ کو شام نے دیسے توڑ کر سکے کے متعلق سخت پابندیاں عاید کر دی ہیں

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالےٰ کا نکاح حکیم عبد العزیز صاحب مردان فرنٹیئر کی صاحبزادی حفیظہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ سے مبلغ پندرہ صد روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء قبل نماز عصر جامع مسجد ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الرحمٰن احمدی (جالندھری) پروپرائٹر ملتان کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ) چوک بازار ملتان شہر۔

اطالیہ میں وسیع زرعی اصلاحات

روم ۱۵ مارچ۔ جنوبی اطالیہ میں بھوکے کسانوں کے زمین پر قبضہ کو روکنے کی خاطر وزیر اعظم نے کل وسیع اور انقلابی زرعی اصلاحات کا اعلان کر دیا۔ ان کی سرکاری اسکیم ایک دس سالہ منصوبہ کی ابتداء ہے۔ جو اجولائی سے نافذ ہو جائے گا۔ ان اصلاحات کے ماتحت ۷ ہزار سے زیادہ زمیندار اپنی زمینوں سے محروم ہو جائیں گے۔ حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ عام اسکیم پر اس سال وہ ۶ کروڑ پونڈ خرچ کرے۔ اور آئندہ سال بھی اتنا ہی خرچ کرے۔ اس سے اندازاً پندرہ لاکھ ایکڑ زمین متاثر ہوگی۔ زمینداروں کو حکومت کی مقرر کردہ شرح پر معاوضہ دیا جائیگا۔ مبصرین کا خیال ہے۔ کہ اس اسکیم کے قانون بننے سے پہلے اسکی شدید مخالفت ہوگی۔ (اسٹار)

جاپانی کپڑوں پر خصوصی ڈیوٹی

اٹاوہ ۱۵ مارچ۔ یہاں کی غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ملک کے کپڑے کی صنعت کی حفاظت کے لئے جاپانی کارخانوں کے تیار کردہ کپڑوں پر خصوصی ڈیوٹی لگائے جانے کا امکان ہے۔ پانچ لاکھ جاپانی سفید سوتی قمیص جو پہلی قسط میں یہاں آئی ہیں۔ بہت ہی کم قیمت پر بہت تیزی سے فروخت ہو رہی ہیں۔ یہ سامان اس لئے سستا ہے۔ کہ جاپان میں اجرت کی شرح بہت ہی کم ہے۔ (اسٹار)